دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

پروفیسر مظہر آصف شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے نوآبادیاتی ماضی سے اذہان کو آزاد کرانے کے سلسلے میں ہندی اور ہندوستانی زبان کے رول پر زور دیا؛ جامعہ، انگریزی سے ہندی زبان میں ’سوشل سائنسز کے لیے آموزگاروں کی فرہنگ‘ تیار کرے گا۔

New Delhi, January 15, 2026

وزارت تعلیم کے کمیشن برائے سائنسی وتکنیکی اصطلاحات (سی ایس ٹی ٹی) کے زیر اہتمام اور شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ (مرکزی یونیورسٹی) کے اشتراک سے ’سوشل سائنسیز کے لیے آموزگاروں کی فرہنگ‘ کی تیاری کے سلسلے میں منعقدہ پانچ روزہ ورکشاپ چودہ جنوری دوہزار چھبیس کو اختتام پذیر ہوا۔ اس کا اختتامی اجلاس شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایم این مینائی سمینار روم میں منعقد ہوا تھا۔

پانچ روزہ ورکشاپ کا اختتامی خطبہ عزت مآب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف نے ارشاد فرمایا جو ٹاؤن آفیشیل لنگویج امپلی مینٹیشن کمیٹی، دہلی سینٹرل-ون (آفس) شعبہ سرکاری زبان، وزارت داخلہ حکومت ہند، کے چیئر پرسن بھی ہیں اور جامعہ ملیہ اسلامیہ اور سی ایس ٹی ٹی کے درمیان اشتراک کے سرپرست اعلی بھی۔ پروفیسر آصف نے اپنی تقریر میں نوآبادیاتی ذہنیت سے آزاد ہونے کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ”جدیدیت کے خام تصور کا لوگوں کے ذہنوں پر برا اثر ہوا ہے۔ اس لیے ہندوستانی علوم نظام (آئی کے ایس) کو ترجیحی صورت میں اپنا کر اسے فی الفور درست کرنے کی ضرورت ہے۔“ انہوں نے سیاسی اصطلاحات کے ہندی اور دیگر جدید ہندوستانی زبانوں میں ترجمے کے عمل کو سراہا اور ورکشاپ میں موجود لوگوں کے تئیں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

دیگر ہندوستانی زبانوں میں سوشل سائنسز کی اصطلاحات کے ترجمے کے موضوع پر مزید اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر مظہر آصف نے کہا کہ ”تکنیکی اور سائنسی اسطلاحات کا صرف ترجمہ کرنے سے، ترجمہ کی روح کے ساتھ انصاف نہیں ہوسکتا۔ شیڈول آٹھ زبانوں یا دیگر زبان میں اصطلاحات کے ترجمہ کے عمل کے دوران متعلقہ زبان کے جغرافیہ، تاریخ اور تہذیب و ثقافت کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے۔“

بطور پیشہ ور مترجم انہیں خاصا تجربہ ہے اور ہندوستانی اور خارجی زبانوں میں ایک ممتاز اور سرکردہ ماہر لسانیات کی حیثیت سے شناخت کے حامل پروفیسر آصف نے کمیٹی کے اراکین کو مستند و معیاری ترجمہ کے تحدیدات کو ذہن نشیں رکھنے کا مشورہ دیا خواہ وہ

زبان ہندوستان میں بولی جاتی ہو یا لکھی جاتی ہو۔ پروفیسر آصف نے تیرہ ماہرین پر مشتمل کمیٹی جس نے سوشل سائنسز کی سائنسی و تکنیکی فرہنگ، ہندی میں تیار کرنے کا کام اپنے ذمے لیا تھا ان کے کام کی تعریف کی۔

ورکشاپ کے کوآرڈی نیٹر پروفیسر ناوید جمال نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ ہندوستانی زبان کی روح کو بیدار کرنے کے سلسلے میں ہندی، ہندوستانی اور بھارتیندو ہریش چندر کے نظریے کو فروغ دینے کے سلسلے میں انہوں نے گاندھی کے نظریے کے رول پر زور دیا۔ نیز انہوں نے ممتاز ماہر طبیعیات اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈی۔ ایس کوٹھاری کی خدمات اور رول کو اجاگر کیا جنہوں نے انیس سو ساٹھ سے انیس سو پینسٹھ تک سائنسی و تکنیکی اصطلاحات (سی ایس ٹی ٹی) کی کمیٹی کی صدارت کی تھی۔

پروفیسر بلبل دھر جیمس صدر شعبہ سیاسیات نے ورکشاپ کے موضوع کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر شہزاد احمد انصاری ،اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے کمیشن برائے سائنسی و تکنیکی اصطلاحات (سی ایس ٹی ٹی) کا مختصر تعارف سامعین کے سامنے رکھا۔ سوشل سائنسز کے ڈین پروفیسر مسلم خان نے اس موقع پر خطاب کیا اور خطاب کے لیے معزز مہمان مقرر ڈاکٹر سروج کمار داس کو مدعو کیا۔ انہوں نے اپنے خطبے میں بھارتیندو ہریش چندر کے نظریے پر از سر نو زور کے ساتھ نز بھاشا اُنتی (اپنی زبان میں فروغ) کے نظریے پر زور دیا۔

ملک بھر سے جن ممتاز اور سرکردہ شخصیات نے ورکشاپ میں حصہ لیا ان میں پروفیسر ویشنا نارنگ (جے این یو) پروفیسر راجیند رکمار پانڈے، پرنسپل، دیش بندھو کالج (ڈی یو) پروفیسر پروین کمار جھا (ڈی یو) پروفیسر ناوید جمال، جامعہ ملیہ اسلامیہ، ڈاکٹر سروج کمار، گورنمنٹ کالج گرلز کالج، اودے پور، ڈاکٹر اکانشا سنگھ، شعبہ معاشیات، اے ایس آر ڈی کالج، (ڈی یو) ڈاکٹر اخلاق احمد شعبہ سیاسیات، اے۔ ایس کالج، بکرم گنج، بہار، ڈاکٹر رجنی بہادر سنگھ، ٹی جی ٹی سوشل سائنس، کے ایچ ایم ایس، دہلی، ہمانشی مینار ی، ٹی جی ٹی، سوشل سائنس، کے ایچ ایم ایس، دہلی، عبدالقدوس انصاری، پی جی ٹی اکونومکس، سید عابد حسین، ایس ایس اسکول، جامعہ ملیہ اسلامیہ، ڈاکٹر نتیش کمار (ڈی یو) سونی کمار ٹھاکر (جامعہ ملیہ اسلامیہ) منصور حسن خان، ٹی جی ٹی (جامعہ اسکول) شامل ہیں۔ ورکشاپ میں شعبہ سیاسیات کے تمام فیکلٹی اراکین، ڈاکٹر راجیش کمار، ہندی ادھیکاری، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے شرکت کی۔

شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے فیکلٹی رکن ڈاکٹر ششی کانت کے شکریے پر نیشنل ورکشاپ اختتام پذیر ہوا۔ انہوں نے شیخ الجامعہ کی تقریر میں خواتین کو بااختیار بنانے سے متعلق تحریک زا پیغام کو اجاگر کرتے ہوئے مشہور شاعر مجاز لکھنوی کا ایک شعر پڑھا' تیرے ماتھے پر یہ آنچل خوب ہے لیکن۔ تو آنچل سے ایک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا۔

قابل ذکر ہے کہ سی ایس ٹی ٹی یکم اکتوبر انیس سو ساٹھ میں ایک صدارتی حکم نامے سے حکومت ہند (وزارت تعلیم) کی قرارداد کے ذریعے ہندوستانی آئین کی دفعہ تین سو چوالیس کی شق (چار) کے تحت کمیٹی کی سفارشات کے مطابق قائم ہوا تھا۔ انیس

سوسائٹی کی قرارداد کے مطابق کمیشن کا کام نئی اصطلاحات کو بروئے کار کر معیاری سائنسی درسی کتب تیار کرنا یا منظور کرنا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے دائرہ کار میں سائنسی اور تکنیکی لغات مرتب کرنا بھی شامل تھا۔ سی ایس ٹی ٹی نے چار زمروں کے تحت فرہنگیں تیار کی ہیں یعنی بنیادی، جامع، تعریفاتی اور آموز گار مرکوز۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ